سوال

میرا خاوند بہت عصبیت کا مالک ہے اور اس نے ایک بار پہلے اور پھر دوسری بار بھی طلاق کے الفاظ بولے، وہ بہت عصبی ہے، اور تیسری بار میرے بیٹے کو کہنا لگا: اگر تم مزاحمت سے باز نہ آئے تو میں تمہاری ماں کو کہوں گا تجھے طلاق، اس کلام کا حکم کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

خاوند کا اپنے بیٹے سے کہنا: "اگر تم مزاحمت سے نہ رکے تو میں تمہاری ماں کو کہوں گا: تجھے طلاق" صرف اس قول سے طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ یہ تو طلاق دینے کی دھمکی ہے کہ اگر وہ مزاحمت کرتا رہا تو اگر خاوند چاہے تو اس وقت طلاق دے دے، لیکن اگر نہ چاہے تو طلاق نہ دے

دوم:

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق میں تفصیل پائی جاتی ہے جس کا بیان سوال نمبر (45174) کے جواب میں ہوچکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں

خاوند کو اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور اسے چاہیے کہ اگر وہ حقیقتا طلاق نہیں دینا چاہتا تو وہ خوشی اور غصہ کی حالت میں طلاق کے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرے، لیکن اگر طلاق دینی ہی ہے تو پھر طلاق کے انجام پر غور خوض کرنے کے بعد یہ اقدام کرے

کیونکہ طلاق غصہ ٹھنڈا کرنے یا پھر تفریح و تسلی کے لیے مشروع نہیں کی گئی، بلکہ یہ تو ایک پختہ ازدواجی تعلقات کا خاتمہ ہے جب اسے ختم کرنے کی ضرورت محسوس تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو اپنی رضامندی و خوشی والے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

110050